Presented By: https://jafrilibrary.com

# احکامِ خمس

## خمس کا مقصد

مسئلہ۸۷۱:۔ خمس کا مقصد آلِ محمدؐ کی معیشت کو مضبوط کرنا اور انہیں صدقے کی کثافت سے محفوظ رکھنا ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ حضرت امیرالمومنینؑ۔تفسیرالمتقین بحوالہ تفسیرِ صافی و اصولِ کافی)

## خمس صرف امامِ معصوم کا حق ہے

مسئلہ۸۷۲:۔ خمس پورا کا پورا امامؑ کا حق ہے اور سہام کی تقسیم انہی کا فریضہ ہے۔اور یہ تقسیم خود امامؑ کی صوابدید پر منحصر ہے کہ جس کو جتنا چاہیں دیں اور جس سے چاہیں روک لیں۔

حوالہ:۔

- (۱۔فرمانِ امام رضاؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ۳۱۰۔باب۲۔حدیث۱)
- (۲۔فرمانِ امام علی نقیؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ۱۱۹۔باب۵۔حدیث۲)

مسئلہ۸۷۳:۔امامؑ کو یہ حق حاصل ہے کہ تقسیم سہام سے پہلے خمس میں سے جو شے چاہیں اپنے لئے پسند کر لیں۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ۳۱۲، ۳۲۹۔باب۱، ۴۔حدیث۴، ۲۱)

## خمس کن کن چیزوں پر واجب ہے

مسئلہ۸۷۴:۔ خمس مندرجہ ذیل چیزوں پر واجب ہوتی ہے:۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

CamScanner

Presented By: https://jafrilibrary.com



۱۔معدنیات مثلاً سونا۔چاندی۔لوہا۔رانگا۔تانبا۔پیتل۔نمک۔پیٹرول اور گیس وغیرہ۔

۲۔غوطہ خوری کے ذریعے دریاؤں سے جو موتی اور جواہر نکالے جائیں۔

۳۔تجارت کے منافع پر۔

۴۔زراعت کے منافع پر۔

۵۔دشمن سے جنگ کر کے جو مالِ غنیمت حاصل کیا جائے۔

۶۔کسی کافر ذمی کو زمین بیچ کر جو رقم حاصل ہو۔

<u>حوالہ:۔</u>

(۱۔فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ۔اصولِ کافی۔کتابِ حجت۔باب ۱۲۸۔حدیث ۴)

(۲۔فرمانِ امام محمد باقرؑ۔اصولِ کافی۔کتاب حجت۔باب ۱۲۸۔حدیث ۸)

(۳۔فرمانِ امام جعفر صادقؑ۔من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲۔حدیث ۱۶۴۲)

(۴۔فرمانِ امام محمد باقرؑ۔من لا یحضر الفقیہ ج ۲۔حدیث ۱۶۵۳)

<u>مسئلہ ۸۷۵:۔</u> ہر اس چیز پر جس کے نفع سے فائدہ حاصل کیا جائے خمس ہوگی اور زراعت پر بعدِ منہائیِ اخراجات۔

<u>حوالہ:۔</u> (فرمانِ امام رضاؑ۔اصولِ کافی۔کتابِ حجت۔باب ۱۲۸۔حدیث ۱۱،۱۲)

<u>مسئلہ ۸۷۶:۔</u> وہ پانی جو نمکیلی اور دلدلی زمین میں جمع ہوتا ہے اور خشک ہو کر نمک بن جاتا ہے تو وہ کان کے حکم میں ہے اور اس پر خمس ہے۔

<u>حوالہ:۔</u> (فرمانِ امام محمد باقرؑ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۲۹۵۔باب ۳۔حدیث ۴)

<u>مسئلہ ۸۷۷:۔</u> انسان کے اپنے اور اس کے اہل و عیال کے اخراجات اور حاکم کے خراج (سرکاری ٹیکس) کے بعد جو مال بچے اس پر خمس ہوتا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

CamScanner

Presented By: https://jafrilibrary.com



حوالہ:۔ (فرمانِ امام علی نقیؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۲۹۹۔باب ۸۔حدیث ۴)

مسئلہ ۸۷۸:۔ غنائم سے مراد وہ غنیمت ہے جسے آدمی حاصل کرتا ہے۔یا وہ فائدہ ہے جو آدمی کماتا ہے یا کسی آدمی کا کسی کو کوئی قابلِ قدر تحفہ و ہدیہ دینا۔یا وہ میراث جس کے حاصل ہونے کا گمان نہ ہو اور جو عام روش کے مطابق نہ باپ کی ہو اور نہ بیٹے کی۔یا جیسے دشمن پر حملہ کرے اور اس کا مال ہاتھ لگ جائے۔یا وہ مال جو کہیں سے مل جائے مگر اس کے مالک کا پتہ نہ ہو۔یا وہ مال جو موالیانِ آئمہ کو ناصبیوں اور خارجیوں سے ملا ہو۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد تقیؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۳۰۰۔باب ۸۔حدیث ۵)

مسئلہ ۸۷۹:۔ فوائد سے مراد وہ نفع ہے جو تجارت سے حاصل کیا جائے یا تاوان ادا کرنے کے بعد (سرکاری ٹیکس دینے کے بعد) کھیتی باڑی سے کمایا جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام موسیٰ کاظمؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۳۰۱۔باب ۸۔حدیث ۷)

مسئلہ ۸۸۰:۔ کان میں سے جو چیز نکلتی ہے اس پر خمس اس وقت واجب ہوتا ہے جب اس کی مقدار بیس دینار تک پہنچ جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۲۹۵۔باب ۴۔حدیث ۱)

مسئلہ ۸۸۱:۔ دفینے پر بھی اسی وقت خمس واجب ہوتی ہے جب اس کی مقدار بیس دینار تک پہنچ جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام رضاؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۲۹۶۔باب ۵۔حدیث ۲)

مسئلہ ۸۸۲:۔ خمس اس مال پر ہوتا ہے جس پر ایک سال پورا گزر جائے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد تقیؑ ۔وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۳۰۰۔باب ۸۔حدیث ۵)

مسئلہ ۸۸۳:۔ جس شخص کی جائیداد اس کی اور اس کے اہل و عیال کی پوری طرح کفالت

Presented By: https://jafrilibrary.com

CamScanner

Presented By: https://jafrilibrary.com



نہیں کرتی اس پر کوئی خمس نہیں ہے۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام محمد تقیؑ ۔وسائل الشیعہ ج ٦ ۔صفحہ ۳۰۰ ۔باب ۸ ۔حدیث ۵)

## مالِ حرام سے خمس

مسئلہ ۸۸۴:۔ حرام کی کمائی سے دی ہوئی چیز کو اللہ قبول نہیں کرتا۔

حوالہ:۔ (فرمانِ امام جعفر صادقؑ ۔وسائل الشیعہ ج ٦ ۔صفحہ ۱۳۱ ۔باب ۱۹ ۔حدیث ۲)

توضیح:۔لوگوں کو دھڑکا ہی لگا رہتا ہے کہ خدا جانے حضرت صاحب الزمان کس لمحے ظہور فرمادیں اس لئے انکی انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو اور جس قدر بھی ممکن ہو لوٹ کھسوٹ کرلیں اور ظاہر ہے کہ لوٹ کھسوٹ میں حلال و حرام کی تمیز نہیں ہوا کرتی۔چنانچہ خمس کے سلسلے میں بھی ایک مسئلہ وضع کرلیا گیا کہ اگر مالِ حرام مالِ حلال سے مخلوط ہوجائے اور دونوں کی جدا جدا مقدار معلوم نہ ہوسکے تو کُل مال کا پانچواں حصہ بطورِ خمس اگر مولوی کو دے دیا جائے تو باقی مال صاحب مال کے لئے پاک ہوجائے گا۔اور اسکی بنیاد وسائلِ الشیعہ کی ایک موضوعہ روایت پر رکھی گئی ہے جو حضرت امیر المومنین سے منسوب کی گئی ہے جس میں آپؑ فرماتے ہیں۔''اس مال کا پانچواں حصہ مجھے لاکردے دو تو باقی مال تمھارے لئے پاک ہوجائے گا کیونکہ جب تم نے توبہ کرلی تو تمھارے مال نے بھی توبہ کرلی''۔

حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ اگرچہ اِس نظام کی بنیاد بقولِ علامہ حلی اِس نظریے پر قائم ہے کہ ''خبرِ واحد سے نہ تو علمِ صحیح حاصل ہوسکتا ہے اور نہ اس پر عمل کیا جاسکتا ہے''۔لیکن جہاں مال کمانے کا موقعہ آتا ہے تو یہ پورا نظام U-TURN لے لیتا ہے اور ایک ایسی اکلوتی اور یتیم روایت پر ایک شرعی مسئلے کا محل کھڑا کردیا جاتا ہے جو سراسر خلاف

Presented By: https://jafrilibrary.com

CamScanner

Presented By: https://jafrilibrary.com



عقل ونقل ہے اور جو خود ہی اپنے موضوعہ ہونے پر دلیل ہے۔ آپ خود غور فرمائیے کہ مالِ حرام جمع کس طرح کیا جاتا ہے۔ کیا اسکی بنیاد ظلم اور غصب پر نہیں ہوتی؟۔ اب پانچواں حصہ نکال دینے سے اگر باقی مال پاک ہو گیا تو کیا ظلم اور غصب بھی معاف ہو گیا؟۔ اور کیا مظلوم کا حق ساقط اور اسکا مال رائیگاں ہو گیا؟۔ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں چوری کر کے پورے گھر کا صفایا کر دے اور چوری کے مال کو اپنے مال میں مخلوط کر دے، اسطرح کہ یہ معلوم نہ رہے کہ اسکا اپنا مال کتنا ہے اور چوری کا مال کتنا اور پھر اس مال میں سے پانچواں حصہ لے جا کر مولوی کو دے دے تو اسکی دانست میں تو باقی مال اسکے لئے حلال ہو گیا لیکن جس غریب کا گھر لٹا ہے اسکا کیا بنے گا؟۔

اور جہاں تک انسان کے ساتھ ساتھ مال کے بھی توبہ کر لینے کا سوال ہے تو اگر دو مرد و عورت زنا کریں اور نتیجے کے طور پر بچہ پیدا ہو جائے۔ پھر وہ دونوں توبہ کر لیں تو کیا انکے توبہ کر لینے سے وہ بچہ بھی حلالی ہو جائے گا؟۔

جہاں تک نقل کا تعلق ہے تو خود قرآنِ مجید اس موضوعہ روایت کی شدید مخالفت کرتا ہے۔ مالِ حرام رجس ہے اور اللہ نے ہر رجس کو اہلبیتؑ سے دور رکھا ہے۔ اسطرح حضرتِ امیرؑالمومنین سے اس روایت کو منسوب کرنا یقیناً اُس ذاتِ پاکؑ پر ظلم کرنا اور اس پر بہتانِ عظیم باندھنا ہے۔

## غیبتِ امامؑ میں خمس

مسئلہ ۸۸۵:۔ تا دمِ ظہورِ حضرت صاحب الزمان شیعوں کو خمس معاف کر دیا گیا ہے۔

حوالہ:۔ یہ چونکہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اس لئے ہم اس کے حوالہ جات قدرے تفصیل سے بیان کریں گے تا کہ کسی قسم کا کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

CamScanner

Presented By: https://jafrilibrary.com



۱۔علل الشرائع۔صفحہ ۲۸۹

امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ”حضرت امیرالمومنینؑ نے شیعوں کیلئے خمس حلال کردیا ہے تا کہ ان کی ولادت پاک رہے“۔

۲۔علل الشرائع صفحہ ۲۸۹

حضرتِ امیرالمومنینؑ نے فرمایا۔”لوگ اپنے پیٹ اور اپنی شرمگاہوں میں مبتلائے ہلاکت و عذاب ہیں اس لئے کہ یہ لوگ ہمارے حق کو ادا نہیں کرتے۔ مگر آگاہ رہو کہ ہمارے شیعہ اور ان کی اولاد کے لئے اس کی اجازت ہے“۔

۳۔علل الشرائع۔صفحہ ۲۸۹

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔”تمام لوگ ہماری ظلم سے چھینی ہوئی چیز سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لیکن ہم لوگوں نے اپنے شیعوں پر اسے حلال کر دیا ہے“۔

۴۔اصولِ کافی۔کتاب حجت۔باب ۱۲۸۔حدیث ۲۰

من لایحضرہ الفقیہ ج ۲۔حدیث ۱۶۵۴

امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔”قیامت کے دن لوگ سب سے زیادہ شدید مصیبت میں اس وقت گرفتار ہوں گے جب خمس کے حقدار لوگ کھڑے ہو کر کہیں گے کہ ”پروردگارا! ہمارا حقِ خمس!“۔

ویسے ہم لوگوں نے اپنے شیعوں کے لئے یہ حلال و مباح کر دیا ہے تا کہ ان کی ولادت طیب و پاک ہو“۔

۵۔بحار الانوار ج ۱۲۔صفحہ ۷۷۸

وسائل الشیعہ ج ۶۔صفحہ ۳۲۷۔باب ۴۔حدیث ۱۶

Presented By: https://jafrilibrary.com
CS CamScanner

Presented By: https://jafrilibrary.com



حضرتِ صاحب الزمانؑ کی توقیع مبارک:۔

''اور خمس! تو یہ میں اپنے شیعوں کے لئے مباح کرتا ہوں اور ہمارے ظہورِ امر تک ان کے لئے حلال ہے تا کہ ان کی ولادت پاک و پاکیزہ رہے اور گندی نہ ہو''۔

۶۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۳۲۴۔ باب ۴۔ حدیث ۴

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ ''یہ چیز (خمس) تو ہمارے تمام شیعوں کے لئے حلال ہے۔ خواہ حاضر ہوں یا غائب۔ مُردہ ہوں یا زندہ۔ یا جو صبحِ قیامت کے طلوع ہونے تک پیدا ہوں گے۔ یہ ان سب کے لئے حلال ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ بخدا یہ حلال نہیں ہے مگر اس کے لئے جس کے لئے ہم حلال کریں۔ خبردار! ہم نے تمہارے سوا اور کسی شخص کو یہ ضمانت نہیں دی اور نہ ہی ہمارا کسی سے ایسا کوئی عہد و پیمان ہے''۔

۷۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۳۲۵۔ باب ۴۔ حدیث ۸

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ ''میرے والد نے اپنے شیعوں کیلئے اسے (خمس کو) حلال قرار دے دیا ہے تا کہ وہ صالح اور نیکوکار ہوں''۔

۸۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۳۲۵۔ باب ۴۔ حدیث ۹

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ ''ہم نے اس لئے اسے (خمس کو) اپنے شیعوں کے لئے حلال قرار دیا ہے تا کہ ان کی ولادتیں پاکیزہ ہوں۔ اور ہر وہ شخص جو میرے آباءؑ و اجدادؑ کی ولایت کا قائل ہے اس کیلئے وہ سب کچھ حلال ہے جو اس کے پاس ہے۔ حاضر کو چاہئے کہ یہ بات غائب تک پہنچا دے''۔

۹۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۳۲۵۔ باب ۴۔ حدیث ۱۰

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ ''جو شخص اپنے جگر میں ہماری محبت کی ٹھنڈک محسوس کرتا ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

CamScanner

Presented By: https://jafrilibrary.com



اسے چاہئے کہ خدا کی پہلی نعمت پر شکریہ ادا کرے اور خدا کی پہلی نعمت ولادت کی پاکیزگی ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت امیر المومنینؑ نے حضرت خاتونِ قیامتؑ سے فرمایا کہ مالِ فے میں سے اپنا حصہ ہمارے شیعوں کے آباء واجداد کو معاف کردیں تا کہ وہ پاک و پاکیزہ ہوں"۔

۱۰۔ وسائل الشیعہ ج ۶۔ صفحہ ۳۲۵۔ باب ۴۔ حدیث ۱۱

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ "ہمارے شیعوں کیلئے یہ گنجائش ہے کہ ان کے پاس جو کچھ مال و دولت ہے اسے اچھے طریقے پر خرچ کریں۔ ہاں البتہ جب ہمارے قائمؑ قیام کریں گے تو اس وقت ہر ذخیرہ اندوز پر اس کا ذخیرہ حرام ہوگا یہاں تک کہ ان کا حق ان کے پاس لے جائے"۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

CS CamScanner